

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ماہ رمضان کے مختصر مسائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ:

روزہ کی تعریف : بنیت بعد طلع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے، ازدواجی تعلقات اور دیگر مفطرات سے رُکے رہنے کا نام روزہ ہے۔
گویا روزہ کے تین رکن ہوئے:

1. **نیت**، بغیر نیت کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔
2. **رُکنا**، یعنی کھانے پینے اور روزہ کو توڑنے والی دیگر چیزوں سے۔
3. **وقت** یعنی یہ نیت اور رُکنا طلع فجر سے غروب آفتاب تک کے وقت میں ہو۔

روزہ کی فرضیت: رمضان المبارک کا روزہ شعبان ۲ھ میں فرض ہوا، روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، جو شخص اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے، اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائیگا اور بلا غسل و کفن و نماز جنازہ مسلمانوں کی قبرستان سے دور کسی گڈھے میں دفن کر دیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ " اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزہ فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم متقی (گناہوں سے بچنے والے) بنو " (البقرہ: ۱۸۳)
اسی طرح حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے بتائیے کہ اللہ نے میرے اوپر روزوں میں سے کون سے روزے فرض کئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " رمضان کے روزے، اس نے کہا کہ کیا میرے اوپر اسکے علاوہ بھی روزے فرض ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، مگر یہ کہ نفلی روزے رکھو " (بخاری، مسلم)

روزہ کی فضیلت:

- 1) روزے کی فضیلت و اہمیت کا اندازہ لگانے کیلئے یہی کافی ہے کہ حدیث قدسی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اسی کیلئے ہے، مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔۔۔ " (بخاری: 1894، مسلم: 1151)
- 2) یہی وہ بابرکت مہینہ ہے جسکے اندر قرآن مجید نازل ہوا۔
- 3) اسی مہینہ کے اندر ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہوتی ہے۔
- 4) اس رحمتوں اور برکتوں والے مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔
- 5) شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دئے جاتے ہیں۔
- 6) روزہ قیامت کے دن روزہ دار کیلئے شفا رکھ کرے گا۔

7) اسی طرح جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ریان نامی ایک دروازہ روزہ داروں کے لئے خاص ہے، جس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔
کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس بابرکت مہینے میں تلاوت قرآن، ذکر الہی، قیام لیل، صدقہ و خیرات اور دیگر بھلائی کے کاموں کو انجام دیکر اپنے لئے بہترین زادِ آخرت تیار کر لیتے ہیں اور کتنے بد قسمت ہیں وہ لوگ جو اس فیوض و برکات والے مہینے کو لہو و لعب، فسق و فجور اور دیگر برائی کے کاموں میں گزار دیتے ہیں۔

روزہ کن پر فرض ہے :

روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے۔

روزہ کے شرائط : روزہ رکھنے والا: مسلمان ہو، عاقل ہو، بالغ ہو، مقیم ہو، روزہ رکھنے پر قدرت حاصل ہو اور روزہ میں رکاوٹ بننے والے کسی بھی امر سے خالی ہو۔

روزہ کی نیت : فرض روزوں کی نیت طلوع فجر سے پہلے کر نا ضروری ہے جیسا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں" (ابوداؤد: 2454، ترمذی)

البتہ نفلی روزے کی نیت زوال سے پہلے کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے بشرطیکہ آدمی نے طلوع فجر کے بعد سے کچھ کھایا پیانہ ہو، جیسا کہ حضرت عائشہ کی روایت میں ہے کہ ایک روز میرے پاس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: "کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے" ہم نے کہا کہ کچھ نہیں ہے، آپ نے کہا "پھر تو میرا روزہ ٹھہرا"، پھر ایک روز آپ میرے یہاں تشریف لائے تو ہم نے کہا: حیس (حلوہ) تحنہ میں ملا ہے تو آپ نے فرمایا "مجھے دکھاؤ حالانکہ آج صبح ہم نے روزہ کی نیت کر لی تھی"، پھر آپ نے تناول فرمایا۔ (مسلم: 1154)

* معلوم ہونا چاہئے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے نیت کرنے کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے۔

سحری و افطاری: سحری کھانا ایک تاکیدی حکم اور باعث برکت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "سحری کھاؤ اسلئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے" (بخاری و مسلم)

سحری تاخیر سے کھانا سنت ہے، لیکن اتنی تاخیر نہیں کہ فجر کا وقت داخل ہو جائے، اس کے برخلاف افطار میں جلدی کرنا سنت ہے جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "لوگ جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے برابر بھلائی پر قائم رہیں گے" (بخاری و مسلم)

اسی طرح ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے سب سے محبوب بندے وہ ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں" (ترمذی)

سنت کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی تازہ کھجور سے افطار کرے، اگر تازہ کھجور میسر نہ آئے تو عام کھجور سے افطار کرے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کر لے، افطار کے وقت یہ دعا سنت سے ثابت ہے: "ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَ ثَبَّتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ" "پیارا ختم ہوئی، رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا اجر انشاء اللہ پکا ہو گیا" (ابوداؤد)

نماز تراویح : رمضان المبارک میں تراویح یا قیام کی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جس نے رمضان میں ایمان و احتساب (ثواب کی نیت) سے قیام کیا، اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دئے گئے" (بخاری و مسلم)

نماز تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور طلوع فجر تک رہتا ہے تراویح کی نماز وتر کے ساتھ گیارہ رکعت سنت سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت ابو سلمہ نے ایک بار حضرت عائشہ، رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (تراویح) کیسی ہوتی تھی، تو انھوں نے جواب دیا: آپ رمضان ہو یا غیر رمضان آپ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے..... (بخاری)

جن امور سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے : روزہ کو فاسد کرنے والے امور دو (2) طرح کے ہیں:

❖ جن امور سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے

❖ جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

(1) وہ امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

➤ جان بوجھ کر کھانی لینا، البتہ بھول کر کھانی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

➤ جان بوجھ کر قے کرنا، البتہ خود بخود قے آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

➤ حیض و نفاس کا خون آجانا۔

➤ جان بوجھ کر بیداری کی حالت میں منی خارج کرنا۔ البتہ احتلام ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

➤ غذا بخش یا خون کا انجکشن لگوانا۔

(2) وہ امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں وہ صرف ایک ہے یعنی حالت روزہ میں بیوی سے جماع کرنا روزے میں جماع کا کفارہ یہ ہے: ایک گردن آزاد کرے، اگر گردن آزاد کرنا ممکن نہ ہو تو پے درپے دو ماہ کے روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

روزہ نہ رکھنے کی رخصت: ایسا مریض جس کے لئے روزہ باعث ضرر ہو مریض اور مسافر کے لئے روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے لیکن بعد میں قضا کرنی ہوگی اور اگر بحالت سفر یا بحالت مرض روزہ رکھ لیا تو روزہ ادا ہو جائے گا۔

☆ حیض و نفاس والی عورتیں افطار کریں گی اور بعد میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کریں گی۔ اگر مذکورہ حالت میں روزہ رکھ بھی لیا تو درست نہ ہوگا۔ واضح رہے کہ مذکورہ عورتوں پر فوت شدہ نمازوں کی قضا نہیں ہے۔

☆ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے البتہ بعد میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ہوں گی۔
☆ انتہائی ضعیف یا ایسا بیمار جسکی شفا یابی کی امید نہ ہو، ان کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے، البتہ یہ لوگ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں گے، اور ان پر قضا نہیں ہے۔

اعتکاف: رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کی بڑی فضیلت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں شب بیداری کا خاص اہتمام کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ داخل ہوتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے اور شب بیداری کرتے اور اپنے اہل کو بیدار کرتے (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیابت مبارکہ کے آخری ایام تک رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کرتے تھے، پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔ (بخاری و مسلم)

☆ جو شخص رمضان کے عشرہ اخیر کا اعتکاف کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اکیسویں رات کو غروب شمس سے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے۔
☆ معکف (اعتکاف کرنے والا) کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کی عیادت، یا جنازہ میں شرکت کیلئے جائے، یا بیوی سے ہم بستری کرے، یا بشری ضرورتوں کے علاوہ مسجد سے باہر جائے۔

☆ معکف سے اسکی بیوی ملنے کیلئے آسکتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ سے ملنے کیلئے آئیں اور آپ انکو مسجد کے دروازے تک چھوڑنے کیلئے گئے۔

شب قدر: شب قدر کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے فضائل و خصائص سے نوازا ہے، جیسے:

1- اس رات کی عبادت گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام

کیا اسکے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں" (بخاری و مسلم)

2- یہ بابرکت رات ہزار مہینوں سے بہتر ہوتی ہے،

3- اس رات میں فرشتے اور جبرئیل امین زمین پر نازل ہوتے ہیں،

"إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ * وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ * لَيْلَةُ الْقَدْرِ حَيَّةٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ * تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ * سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ" "ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا * اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ * شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے * اس میں روح (الامین) اور فرشتے ہر کام کے (انتظام کے) لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں * یہ (رات) طلوع صبح تک (امان اور) سلامتی ہے"

4- یہ رات سراسر سلامتی ہے اس میں شر کا کوئی پہلو نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس بابرکت رات کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرے جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو" (بخاری)

بڑا بد نصیب ہے وہ شخص جو اس بابرکت رات کی قدر نہ کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اس ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس کی برکت سے محروم رہا ہے وہ ہر قسم کے خیر سے محروم رہا (ابن ماجہ) اس رات میں یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے : " اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي " یا اللہ تو معاف کر نیوالا ہے اور معاف کرنا پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف فرما " (ترمذی)

صدقۃ الفطر: صدقۃ الفطر ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، بالغ، نابالغ پر فرض ہے، اسکی فرضیت کا اصل مقصد روزے کو لغو اور فحش باتوں سے پاک کرنا، نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنا ہے۔ اسکی مقدار ایک صاع غلہ ہے جو موجودہ وزن میں تقریباً ڈھائی کلو گرام کے برابر ہوتا ہے۔ اسکے نکالنے کا افضل وقت عید کے دن عید کی نماز سے پہلے ہے البتہ عید سے دو ایک دن پہلے بھی نکالا جاسکتا ہے جو شخص نماز عید کے بعد نکالے گا اس کا صدقۃ فطر ادا نہ ہوگا بلکہ اس کا شمار عام صدقۃ میں ہوگا۔

صدقۃ الفطر گھر کا سرپرست تمام اہل خانہ کی طرف سے نکالے گا۔

نماز عیدین: عیدین کی نماز سنت مؤکدہ ہے، اسکی مشروعیت ہجرت کے پہلے سال عمل میں آئی جیسا کہ حضرت انس سے روایت ہے کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگوں نے دو دن (نیروز و مہرجان) لہو و لعب کیلئے خاص کر رکھا ہے، تو آپ نے فرمایا: اللہ نے تمہیں ان دو دنوں کے بدلے اس سے بہتر دن عطا کر دیا ہے، عید الفطر و عید الاضحیٰ۔ (ابوداؤد نسائی)

نماز عیدین میں یہ امور مستحب ہیں:

(۱) غسل کرنا

(۲) خوشبو لگانا

(۳) اچھے کپڑے زیب تن کرنا

(۴) عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے طاق کھجوریں کھانا اور عید الاضحیٰ میں عید گاہ سے واپس آنے کے بعد قربانی کر کے اس کا گوشت کھانا

(۵) عید گاہ جاتے اور آتے وقت راستہ بدلنا

(۶) عید گاہ جاتے وقت کثرت سے تکبیریں پڑھنا تکبیر کے صیغے یہ ہیں: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ a

(۷) نماز عیدین بستی سے باہر ادا کرنا، البتہ کسی عذر کی بنیاد پر مسجد میں پڑھی جائے

(۸) عید الفطر کی نماز عید الاضحیٰ کے مقابلے میں قدرے تاخیر سے ادا کرنا۔

☆ نماز عید کا وقت سورج کے دو نیزہ (تین میٹر) کے مقدار بلند ہونے سے شروع ہو کر زوال تک (دوپہر) رہتا ہے۔

اللہ رب العالمین ہمیں اپنے سچے دین اور صحیح عقیدے پر قائم رکھے اور ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرمائے۔ آمین۔

جمع و ترتیب

الشیخ / محمد مصطفیٰ سکندر مدنی حفظہ اللہ

مراجعہ و اضافہ

فضیلۃ الشیخ / مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ